ایڈولف ہٹلر (جرمن آمر)

ایڈولف ہٹلر آسٹریا کے شہر براؤنا میں 1889ء میں پیدا ہوا۔ نوجوانی میں اس نے عملی زندگی کا آغاز ایک ناکامیاب مصور کی حیثیت سے کیا۔ بعدازاں وہ ایک پرخوش جرمن قومیت پسند بن گیا۔ جنگ عظیم اول میں وہ جرمن فوج میں بھرتی ہوا زخمی ہوا اور اسے شجاعت کے مظاہرے پر میڈل ملے۔

جرمنی کی شکست نے اسے صدمہ پہنچایا اور برہم کیا۔

1919ء میں جب وہ تیس برس کا تھا وہ میونخ میں ایک جماعت میں شامل ہوا جس نے جلدی ہی اپنا نام بدل کر نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی (مختصرا، نازی، جماعت) رکھ لیا۔

اگلے دو برسوں میں وہ اس کا غیر متنازعہ قائد بن گیا۔ ہٹلر کی زیر قیادت نازی جماعت جلد ہی طاقت ور ہوگئی۔ نومبر 1923ء میں اس نے ایک انقلابی حملہ کیا جسے میونخ بیئر پال پش کا نام دیا۔ اس کی ناکامی کے بعد ہٹلر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس پر غداری کا مقدمہ چلا اور اسے سزا ہوئی۔ تاہم ایک سال سے بھی کم جیل کاٹنے کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ 1928ء میں بھی نازی جماعت کا حجم مختصر ہی تھا۔

تاہم عظیم کساد بازاری کے دور میں جرمن سیاسی جماعتوں کے خلاف عوام میں بے زاری کا احساس پیدا ہوا۔ اس صورت حال میں نازی جمارت نے اپنی بنیادیں مضبوط بنائیں۔ جنوری 1933ء میں چوالیس برس عمر میں ہٹلر جرمنی کا چانسلر بن گیا۔ چانسلر بننے پر اس نے تمام مخالف جماعتوں کو حکومتی ڈھانچہ کے حق میں استعمال کر کے زائل کر دیا اور آمر بن بیٹھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ سب کچھ عوامی آزادی اور دیوانی قوانین کی بتدریج شکست وریخت کے بعد ہوا۔ بس سب کچھ شتابی کے ساتھ کیا گیا۔ بیشتر سیاسی حریفوں کو زدوکوب کیا گیا بعض کو مار دیا گیا۔ تاہم جنگ سے پہلے چند سالوں میں اس کے باوجود ہٹلر کو جرمنوں کی بڑی اکثریت کی حماعت حاصل رہی کیونکہ اس نے بے روزگاری کا خاتمہ اور معاشی خوشحالی کو استوار کیا۔ پھر وہ فتوحات کی دوڑ میں شامل ہو گیا جو جنگ عظیم دوم کا سبب بنیں۔

ابتدائی فتوحات اسے جنگ وغیرہ کے چکر میں پڑے بغیر حاصل ہوئیں۔انگلستان اور فرانس اپنی معاشی بدحالی کے باعث مایوسانہ حد تک امن کے خواہاں تھے کہ انہوں نے ہٹلر کے کسی کام میں مداخلت نہیں کی۔ہٹلر نے ورسیلز کا معاہدہ منسوخ کیا اور جرمن فوج کو ازسر نو منظّم کیا۔اس کے دستوں نے مارچ 1936ء میں رہائن لینڈ پر قبضہ کیا مارچ 1938ء میں آسٹریا کو جبری طور پر خود سے ملحق کر لیا۔ اس نے سوڈیٹن لینڈ کو بھی ستمبر 1938ء میں اس سے الحاق پر رضا مند کر لیا۔ یہ جیکوسلوواکیہ کا ایک بین الاقوامی معاہدے میونخ پیکٹ سے برطانیہ اور فرانس کو امید تھی کہ وہ دنیا میں امن قائم کرے گا لیکن چیکوسلوواکیہ بے یارومددگار تھا۔ہٹلر نے اگلے چند ماہ میں اس کا باقی ماندہ حصہ بھی غصب کر لیا۔ ہر مرحلے پر مغربی جمہوریتوں نے پسپائی اختیار کی۔انگلستان اور فرانس نے البتہ پولینڈ کے دفاع کا قصد کیا جو ہٹلر کا اگلا نشانہ تھا۔ہٹلر نے اپنے دفاع کے لیے اگست 1939ء میں سٹالن کے ساتھ عدم جارحیت کے معاہدے پر دستخط کیے دراصل یہ ایک جارحانہ اتحاد تھا۔جس میں دو آمر اس امر پر متفق ہوئے تھے کہ وہ پولینڈ کو کس شرح سے آپس میں تقسیم کریں گے۔نو دن بعد جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا۔اس کے سولہ روز بعد روس بھی حملے میں شامل ہو گیا اگرچہ انگلستان اور فرانس بھی اس جنگ میں کود پڑے لیکن پولینڈ کو شکست فاش ہوئی۔1940ء میں ہٹلر کے لیے بہت اہم برس تھا۔اپریل میں اس کی فوجوں نے ڈنمارک اور ناردے کو روند ڈالا۔مئی میں انہوں نے ہالینڈ، بلجیم اور لکسمبرگ کو تاخت و تاراج کیا۔جون میں فرانس نے شکست کھائی۔لیکن اسی برس برطانیہ نے جرمن ہوائی حملوں کا دلیری سے مقابلہ کیا۔ برطانیہ کی مشہور جنگ شروع ہوئی۔ہٹلر کبھی انگلستان پر قابض ہونے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اپریل 1941ء میں ہٹلر کی فوجوں نے یونان اور یوگوسلاویہ پر قبضہ کیا۔جون 1941ء میں ہٹلر نے عدم جارحیت کے معاہدے کو تار تار کیا اور اس پر حملہ آور ہوا۔اس کی فوجوں نے بڑے روسی علاقہ پر فتح حاصل کی۔اگرچہ وہ روس اور انگلستان سے برسرپیکار تھا ہٹلر نے دسمبر 1941ء میں امریکہ پر بھی حملہ

کر دیا۔ جبکہ تب کچھ عرصہ پہلے جاپان پرل ہاربر میں امریکی بحری چھاؤنی پر حملہ کر چکا تھا۔ 1942ء کے وسط تک جرمنی یورپ کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہو چکا تھا۔ تاریخ میں کسی قوم نے کبھی اتنی وسیع سلطنت پر حکمرانی نہیں کی تھی۔ مزید برآں اس نے شمالی افریقہ کے بیشتر حصہ کو بھی فتح کیا۔ 1942ء کے دوسرے نصف میں جنگ کا رخ بدل گیا۔ جب جرمنی کو مصر میں ایل المین اور روس میں سٹالن گراڈ کی جنگوں میں شکست ہوئی۔ ان نقصانات کے بعد جرمن کی عسکری برتری کا زوال شروع ہوا۔ جرمنی کی حتمی شکست گو اب ناگزیر معلوم ہو رہی تھی لیکن ہٹلر نے دست بردار ہونے سے انکار کر دیا ہولناک نقصانات کے باوجود سٹالن گراڈ کی شکست کے بعد قریب دو برس یہ جنگ جاری رہی 1945ء کے موسم بہار میں تلخ انجام وقوع پذیر ہوا۔ 30 اپریل کو برلن میں ہٹلر نے خودکشی کر لی۔ سات روز بعد جرمنی نے ہتھیار پھینک دیے۔ اپنے دور اقتدار میں ہٹلر نے نسل کشی کی حکمت عملی اپنائی جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور ان لوگوں کو بھی گولی ماردی گئی جو نسلی طور پر کم تر یا کسی حوالے سے ریاست کے دشمن تھے۔ یہ سوچنا غلط ہے کہ یہ قتل عام بے ساختہ اقدام تھا جنگ کی گرما گرمی اور جوش میں رونما ہوا۔

ہٹلر کی اثر انگیزی کا تعین کرتے ہوئے دو عوامل کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے اول یہ کہ اس کی زیر قیادت جو واقعات رونما ہوئے اس کے بغیر کم از کم حالات اس قدر سنگین اور ہولناک نہ ہوتے۔

ہٹلر اپنے مقاصد کے حصول میں یکسر ناکام رہا جبکہ مستقبل کی نسلوں پر اس کے جو اثرات دکھائی دیتے ہیں وہ اس کے مقاصد اور منشاء کے قطعی برعکس ہیں۔ مثال کے طور پر ہٹلر جرمنی کی طاقت اور سلطنت کو وسیع کرنے کا خواہش مند تھا۔ لیکن اس کی فتوحات بلحاظ حجم بڑی ہونے کے باوجود ناپائیدا تھیں۔ آج جرمن کے پاس اتنا علاقہ بھی باقی نہیں رہا جو ہٹلر سے پہلے اس کے تسلط میں تھا۔